Date: ____________ Day: ____________

مسئلہ فلسطین میں امت مسلمہ کا کردار

اہم سرخیاں:

(i) تاریخی پس منظر۔
(ii) امت مسلم کا کردار
(1) سعودی عرب کا کردار
(الف) پاکستان
(ب) ایران
(ت) ترکیہ
(iii) تجاویز

مسئلہ فلسطین امت مسلمہ کے ان زخموں میں سے ایک ہے جن سے آج بھی خون بہہ رہا ہے۔ اسی مسئلہ کی وجہ سے آج مشرق وسطیٰ خصوصی اور پوری دنیا عمومی طور پر جنگ عظیم سوئم کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اس مسئلے کی وجوہات میں جہاں ایک طرف امت مسلمہ کی کمزوری، آپس کی رنجش اور نا اتفاقی ہے وہیں دوسری طرف اس میں عالمی طاقتوں کے اپنے اپنے مفادات بھی ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے امت مسلمہ کو یک جان ہو کر کوشش کرنا ہوگی ورنہ معصوم فلسطینیوں کا لہو ایسے ہی بہتا رہے گا اس

مسئلہ کی شروعات ایک یہودی سے ہی ہوئی تھی۔ جب ہرزل نامی ایک یہودی نے عالمی صیہونی تحریک شروع کی جس کا مقصد یہودیوں کے لیے ایک الگ وطن کا حصول تھا۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے سرزمین فلسطین کو چنا کیونکہ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء اسی سرزمین پر آئے تھے اس لیے یہ سرزمین ان کے لیے مذہبی اہمیت کی حامل تھی

یہودیوں نے سب سے پہلی کوشش
سلطنت عثمانیہ کو لالچ دے کر
شروع کی۔ ویزمین نے آخری
عثمانی خلیفہ کے سامنے سلطنت کے سارے
قرضوں کے عوض فلسطین کے حصول کا
مطالبہ رکھا۔ جس کے جواب میں خلیفہ
نے تاریخی طور پر کہا کہ "میں ایک انچ
زمین بھی نہیں دوں گا" پہلی جنگ عظیم
کے بعد سلطنت عثمانیہ کے ٹکڑے کر دیے
گئے جس کے بعد یہودیوں نے پوری
دنیا سے لا کر یہودیوں کو آباد کرنا شروع
کیا۔ یہ آبادکاری جنگ عظیم دوم تک
زور پکڑ چکی تھی۔ اب پوری دنیا سے
یہودی آ کر فلسطین میں آباد ہونے لگے
جس سے مقامی عربوں اور ان میں خونی
جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ حال ہی میں
سن [illegible] اقوام متحدہ نے زمین کو مسلمانوں اور
یہودیوں میں بانٹنے کا فیصلہ کیا۔ آبادی
کا [illegible] فیصد سے زیادہ ہونے کے باوجود
[illegible] فیصد زمین کو یہودیوں کی تحویل
میں دے دیا گیا اور یوں ۱۹۴۸ء میں
فلسطین کو اسرائیل اور فلسطین میں
تقسیم کر دیا گیا۔ فلسطینی مجاہدین نے اپنی
جدوجہد جاری رکھی اور حال ہی میں

Date: ____________ Day: ____________

دوسرا اہم ملک
پاکستان ہے جو کہ اسلامی دنیا کی
واحد ایٹمی طاقت ہونے کے ساتھ
ساتھ تجارتی طور پر ایک اہم
تجارتی گزرگاہ بھی ہے۔ اس کے
علاوہ پاکستان کی عوام کے دل
اپنے فلسطینی بھائیوں کے لیے دھڑکتے
ہیں۔ اور حال ہی میں بنتے BPT
معاہدے کا بھی ایک اہم رکن ہے۔

تیسرا اہم ملک
ایران ہے جو کہ ایک اہم تیل
کے سپلائر ممالک میں سے ایک
ہے۔ اس کے علاوہ ایران نے
خطے میں مسلح تنظیموں کا جال
بچھا رکھا ہے چاہے وہ یمن کے انصار اللہ
ہوں یا لبنان کی حزب اللہ۔ ایران
ہی وہ واحد ملک ہے جس نے حال
ہی میں اسرائیل پر حملہ کیا اور اپنی
مسلح تنظیموں کی وجہ سے حالت
جنگ میں ہے۔

آخری سب سے
اہم ملک ترکی ہے۔ جس کا نیا نام
111 ترکیہ ہے۔ یہ نامور امت مسلمہ کی
بڑی سلطنتوں میں سے ایک رہا

سمجھتے آ رہے ہیں طوفان الاقصیٰ کو بھی اسی کی ایک کڑی قرار دیا جا رہا ہے۔

حالانکہ

امت مسلمہ کی مجموعی حالت ایک کمزور کھلاڑی کی سی ہے لیکن کچھ مسلم ممالک جیسے، سعودی عرب، پاکستان، ایران اور ترکی اس مسئلے کے حل کے لیے فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے ہیں۔

سب سے

پہلے ہم سعودی عرب کے کردار کی بات کرتے ہیں۔ حرمین شریفین اور ولادت مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے سعودی عرب کو مسلم دنیا میں ایک امامت کی سی حیثیت حاصل ہے۔ سعودی عرب کو پوری امت مسلمہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ حکمرانی کے لحاظ سے بھی سعودی عرب ایک اہم ملک ہے۔ OPEC کا رکن ہونے اور دنیا کے دوسرے بڑے تیل کے ذخائر کی وجہ سے عالمی معیشت میں اس کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ تیل کی پیداوار کی وجہ سے سعودی عرب ایک اہم ملک ہونے کے ناطے مسئلہ فلسطین کے حل میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے لحاظ سے بھی
مسلم ممالک صف اول کا ملک مانا جاتا ہے
یہ اپنی حیثیت اور عروج کی وجہ سے
مسئلہ فلسطین کے حل میں ایک اہم
کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ
مصر، اردن اور شام قابل ذکر ممالک
کی فہرست میں شامل ہیں۔

مسئلہ فلسطین کے حل
کے لیے سب سے بڑھ کر امت مسلمہ کو
خود میں بدلنا پڑے گا کیونکہ اللہ
نے مسلم ممالک کو ہر طرح کے وسائل
سے نوازا ہے چاہے وہ تیل ہوں،
ہنرمند افراد ہوں، زرخیز زمین ہو
یا دوسرے معدنی وسائل۔ امت مسلمہ کے
پاس سب موجود ہے۔ جس سے امت
دنیا کی کسی بھی بڑی طاقت سے اپنا
فیصلہ منوا سکتی ہے اور یہ یقینی بنا سکتی
ہے کہ فلسطین کے لوگوں کو ان کا حق
ملے۔ اس سلسلے میں چند تجاویز
ہیں۔

1) امیر مسلم ممالک ایک فلسطین فنڈ قائم کریں
جو کہ نہ صرف غزہ کی بحالی پر خرچ ہو بلکہ
وہ فلسطینی مسلمانوں کو ایک محفوظ ماحول بنانے میں
مدد کرے

(i) مسلم ممالک کو ایک مضبوط پولیٹیکل رول کا مظاہرہ کرنا ہوگا اس ضمن میں سارے سفارتی ذرائع بروئے کار لائے جائیں۔ اقوام متحدہ اور عالمی عدالت انصاف پر بھرپور انداز میں آواز اٹھائی جا سکتی ہے۔

(ii) مغرب کا معاشی بائیکاٹ کیا جائے جب تک کہ وہ اسرائیل کی حمایت سے باز نہ آئے۔

(iii) اسرائیل کی ساری رسد مسلم ہوائی اور بحری راستوں سے ہو کر گزرتی ہے اس کو روکا جائے۔

(iv) فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے جدوجہد کی جائے حال ہی میں اقوام متحدہ نے فلسطین اتھارٹی کو اپ گریڈ کر دیا ہے اس کے علاوہ آئرلینڈ، سپین اور بیلجیم نے حال ہی میں فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کیا ہے اس سے عالمی تحریک کو پھیلایا جا رہا ہے۔

(v) OIC اور عرب لیگ کو ایک فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔